"مجاہد اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ" سے میری پہلی ملاقات

ملک محمد عارف

میں شروع ہی سے علماء کی محفل میں بیٹھنا سعادت سمجھتا ہوں اور میری زندگی کا مشن بھی یہ ہی ہے میں نے علامہ صاحب کا نام تو سنا تھا لیکن ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ کئی جلسوں میں آپ کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا اور دل میں شوق تھا کہ آپ سے بالمشافہ ملاقات ہو جائے اس سے قبل حافظ عبد القادر روپڑی ' مولانا محمد صدیق فیصل آباد ' مولانا نذیر سبحانی سے اور دیگر علماء سے ذاتی تعلقات تھے اور جب بھی دعوت بزرگان نے قبول کر لی اور میرے پاس آتے بھی رہے میرے دل میں بھی علامہ صاحب کی تڑپ تھی لہٰذا میں اکیلا ہی شادمان آپؒ کے دولت کدہ میں حاضر خدمت ہوا وہاں پر عطاء الرحمٰن ثاقب علامہ شہیدؒ اور آپؒ کے دونوں فرزند ارجمند بیٹھے ہوئے تھے اور اپنے گھر کے کتب خانہ میں فرش پر قالین پر محفل جمائے ہوئے تھے صحابہؓ کی عظمت کا تذکرہ ہو رہا تھا میں نے سلام عرض کیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا چونکہ میری درحقیقت پہلی ملاقات تھی مجھے آنے کا سبب پوچھا میں نے عرض کیا کہ آپؒ سے ملاقات کی تڑپ مجھے یہاں لے آئی ہے میں شرقپور سے آیا ہوں اور جماعت کے دوستوں کی خواہش پر سیرت النبیؐ کے جلسہ کے لئے آپ سے وقت لینے کے لئے آیا ہوں پہلے تو آپ خاموش رہے اور کچھ دیر سوچنے کے بعد مجھے کہا کہ میں جانے کے لئے تیار ہوں مگر آپ وہاں پر کنٹرول کر لیں گے جماعت کا بار اٹھا لیں گے میں مطلب نہ سمجھا تو آپ نے میرے پوچھنے پر کہا کہ وہاں پر مخالف گروپ کا قبضہ ہے آپ میں ہمت ہے میں نے کہا جناب ہمارا گھرانہ مقامی اہلحدیث سے تعلق رکھتا ہے اور لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں آپ جانے کے لئے تیار ہوں ہم بار اٹھا لیں گے کسی کو چوں کرنے کی بھی جرات نہیں ہو گی۔ آپ نے تاریخ تو دے دی مگر کہا کہ مجھے تمام حالات سے آٹھ دن کے بعد آگاہ کرنا میں نے کہا ٹھیک ہے۔ شرقپور آکر میں نے جماعت کے خطیب مسجد سے بات کی تو وہ پہلے ناراض ہوئے اور کہا علامہ صاحب نہیں آسکتے جماعت کے کچھ لوگوں نے مخالفت کی مگر جب ہمارے بڑوں نے کہا کہ علامہ صاحب یہاں ضرور آئیں گے تو جماعت میں کھلبلی مچ گئی کیونکہ اس سے قبل مناظر اسلام حافظ عبد القادر روپڑی صاحب سے جب وعدہ لیا تھا تو بھی جماعت کے چند لوگوں نے کہا تھا کہ روپڑی صاحب یہاں نہیں آسکتے اور خدا کے فضل سے ۱۲

سال آتے رہے اور آتے رہیں گے میں نے جا کر علامہ صاحب کو تمام حالات سے آگاہ کیا اور آپ نے کہا کہ میں گولیوں کی بوچھاڑ میں بھی آؤں گا بفضل خدا تعالیٰ علامہ صاحب تشریف لائے اور کسی کو چوں چراں کرنے کی بھی جرات نہ ہوئی۔

اس دن کے بعد آپ نے فرمایا کہ آپ میرے بھائی اور بیٹے ہیں آپ جب بھی بلائیں گے ضرور آیا کروں گا اس کے بعد پانچ دفعہ میرے بلانے پر آپ تشریف لائے مسجد میں ہی جلسہ کیا۔

اک دفعہ آپ نے باہر دورے پر جانا تھا اور رات ہمارے ہاں تقریر کر رہے تھے آخری ملاقات ۱۲ مارچ کو ہوئی آپ کراچی دورے پر گئے ہوئے تھے لیکن رات کے وقت ہمارے جلسے میں خطاب کرنا تھا ہم گھبرائے ہوئے تھے مگر آپ وہاں سے سپیشل بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے میں مسجد میں گم سم بیٹھا ہوا تھا کہ کسی نے آکر مجھے کہا علامہ صاحب تشریف لے آئے ہیں میں فوراً اٹھا اور باہر بھاگا ابھی علامہ صاحب کی کار رکی تھی کہ میں نے آکر کار کا دروازہ کھولا۔ خوشی میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ ننگے پاؤں ہی مسجد سے باہر بھاگا بھاگا گیا۔ علامہ صاحب نے مجھے گلے لگایا میرے آنکھوں میں آنسو آگئے خوشی سے۔ اور آپ نے کہا کہ میں آپ کے ہاں صرف حاضری لگوانے کے لئے آیا ہوں کیونکہ فضائل صحابہؓ پر آپ کا بیان تھا مجھے گلے لگانے کے بعد پھر مسجد میں آگئے۔ تقریر کرنے کے بعد واپس گھر چلے گئے۔

یہ تھی میری آخری ملاقات اور آخری دیدار ہسپتال میں ہوا جب آپ وہاں زخمی حالت میں تھے اس کے بعد آپ اللہ کو پیارے ہو گئے اور جنت البقیع میں جگہ ملی میرے دل میں تڑپ تھی کہ ایک دفعہ وہاں پر جا کر آپ کی قبر کی زیارت کروں۔

۲۷ نومبر ۱۹۹۰ء کو خدا کے فضل و کرم سے میں عمرہ کے لئے گیا اور مدینہ منورہ میں ۸ دن قیام کیا روزانہ جنت البقیع قبر کی زیارت کے لئے جاتا وہاں پر صحابہ رضوانؓ ازواج مطہرات اور کئی بزرگان دین صحابہ رضوانؓ کی قبریں ہیں روزانہ وہاں پر زیارت کے لئے جاتا اور علامہ صاحب کی قبر کی زیارت بھی ہو جاتی خدا نے آخری خواہش بھی پوری کر دی۔

آپ ؒ کی محبت کی تڑپ اب بھی دل میں ہے اور کبھی کبھی آپ کے دولت کدہ پر حاضری دینے کے لئے چلا جاتا ہوں تو وہاں پر ابتسام الٰہی ظہیر سے ملاقات ہوتی ہے میری ان سے ان ہی دنوں میں واقفیت ہوئی تھی وہ بھی مجھے چچا کہہ کر بلاتے ہیں۔ اور جب تک زندگی ہے علامہ صاحب کے مشن کے لئے کام کرتے رہیں گے۔